© rasailojaraid.com

کہ ڈاکٹر عافیہ کو کراچی سے اٹھایا گیا اور اسکے ساتھ بچے بھی تھے' یہ پاکستانی بیٹی ڈالروں کے عوض امریکہ کو دی گئی اور اس کے بعد افغانستان کے صوبہ غزنی سے اس کی گرفتاری کا ڈرامہ رچایا گیا۔ حکومت پاکستان کی اس کی رہائی کے بارے میں کیا ذمہ داری ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ پاکستانی حکومت اس مسئلہ پر بہت ٹھوس قدم اٹھاتی۔ لیکن ہماری بے حسی کی انتہاء ہے کہ ہم امریکہ سے اس کے قریبی اتحادی ہونے کے باوجود اس سے زبانی جمع خرچ کے علاوہ کوئی مضبوط اور پرزور احتجاج نہ کرسکے۔

یہ ایک ایسا دلدوز جگر پاش اور دلخراش واقعہ ہے کہ نہ صرف پاکستانی بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو چاہیے تھا کہ اس عظیم ظلم پر یک جان ہو کر احتجاج کرتے اور ہر فورم پر اس کی رہائی کے لئے آواز اٹھاتے۔ لیکن بقول اقبال

''حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے''

فرانس میں برقعہ پر پابندی

آج کل عالم اسلام گردش ایام کی زَد میں ہے۔ اسلام دشمن طاقتیں یہود و ہنود اور نصاریٰ اسلامی اقدار اور اسلامی روایات کو ایک ایک کر کے اپنے ملک سے مٹانے اور اکھاڑ پھینکنے میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کی دلآزادی کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتیں اور یہ سلسلہ کئی سالوں سے زور پکڑتا جارہا ہے۔ ڈنمارک کے اخبارات میں پیغمبر خدا ﷺ کے خاکے شائع کیئے گئے' جس پر عالم اسلام کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا۔ اگرچہ وہ ردعمل اور احتجاج عوام کی طرف سے تھا۔ حکمرانوں کا اس میں کوئی کردار نہیں تھا۔ اس کے بعد دوبارہ انہی اخبارات اور بعض دوسرے مغربی ممالک کے اخبارات میں یہ خاکے نشر مکرر کے طور پر شائع ہوئے۔ پھر سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے میناروں پر پابندی لگانے کی خبریں آئیں اور اس پر ریفرنڈم کے ذریعہ پابندی لگائی گئی اس پر عالم اسلام کے بے حس اور بے حمیت حکمرانوں کی طرف سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ اور اب فرانسیسی حکومت کا برقعہ پہننے کے خلاف آئینی اقدامت کہ فرانس میں کوئی عورت برقعہ اوڑھ کر نہ نکلے۔ یہ تمام ایسی باتیں ہیں جو کہ بین الاقوامی منشور اور آئین کے خلاف ہیں کیونکہ یہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں براہ راست مداخلت کے مترادف ہیں اس سے دینا میں بسنے والے ڈیڑھ ارب سے زیادہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوں گے۔ لیکن ان قوتوں اور استعماری طاقتوں کو اس

© rasailojaraid.com